اخبار الجامعہ

سعودی حکومت کے صد سالہ سنہری دور پر جامعہ سلفیہ میں سیمینار

مورخہ ۳ مارچ بروز بدھ بعد از نماز مغرب جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں سعودی حکومت کے صد سالہ سنہری دور پر ایک سیمینار پروفیسر سینیٹر ساجد میر کی زیر سرپرستی اور میاں نعیم الرحمان طاہر رئیس الجامعہ کی زیر نگرانی منعقد کیا گیا۔ پروگرام میں پروفیسر ساجد میر صاحب خرابی صحت اور بعض مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ پروگرام بعد از مغرب سے شروع ہوا۔ اس مختصر وقت میں سعودی حکومت کی عالم اسلام کے لئے دینی و ملی خدمات کو گویا کوزے میں دریا بند کرنے کے مترادف تھا۔

پروگرام کا آغاز قاری نوید الحسن مدرس جامعہ سلفیہ کی تلاوت قرآن مجید اور ثناء اللہ مدنی متعلم جامعہ سلفیہ کی نظم سے ہوا اور نقابت کے فرائض مولانا نجیب اللہ طارق نے سرانجام دیئے۔

سیمینار میں ڈاکٹر عبدالرشید اظہر نے سعودی حکومت کا دین سے لگاؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی وقت تھا جب مسجد نبوی میں ۱۳ ہزار نمازی نماز ادا کرتے تھے اور مسجد حرام میں ۴۷ ہزار جبکہ آج مسجد نبوی میں ۶۵ ہزار اور مسجد حرام میں ۶ لاکھ ۹۵ ہزار نمازی فریضہ نماز ادا کرتے ہوئے۔ ان مقامات مقدسہ کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

مزید فرمایا لوگ رشتہ توحید سے دلی محبت کرتے ہیں۔ دولت سے نہیں لوگوں کے جسموں پر حکومت کی جا سکتی ہے مگر دلوں پر نہیں۔ دلوں پر حکومت کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کے راستے پر اے طلبہ تم چل نکلے ہو۔

حضرت العلام مولانا محمد ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ نے قرآن و حدیث کے باہمی تعلق جیسے اہمیت کے حامل موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کے ارشادات اسی طرح حجت و دلیل جس طرح فرمان الٰہی ہے۔ یہ اختیار کسی فقہ اور انسان کی دی ہوئی نہیں بلکہ اس قرآن کے نازل کرنے والے نے دی اور فرمان نبوی کو پوری کائنات کے لئے بالعموم اور امت محمدیہ کے لئے بالخصوص حجت قرار دیا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم صاحب گوجرانوالہ نے علم کی فضیلت اور عمل کی اہمیت کو سامعین کے دلوں میں بٹھاتے ہوئے فرمایا کہ پڑھنے پڑھانے اور مالی تعاون کرنے والوں کو نیت خالص کر لینی چاہئے۔ کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اگر نیت خالص نہیں تو محنت رائیگاں جائے گی۔ عالم، مجاہد، سخی، تینوں کا مشن عمدہ ہے۔ مگر ریا کاری ان کے اعمال کے ضیاع کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اکل حلال اور کسب کمال پر خاص زور دیا۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب نے دین اسلام کے مرکز عرب کی سرزمین حجاز سے متعلق المملکۃ العربیہ کی علمی ثقافتی اور تہذیبی خدمات کو سراہا اور دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے ان کی گراں قدر خدمات کو روز روشن کی طرح عیاں کرتے ہوئے اسلامی ثقافت اور موجودہ تہذیب و ثقافت کا موازنہ کرتے ہوئے ایک جاندار خطاب فرمایا۔

فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم صاحب نے شاہ عبدالعزیز اور شاہ فیصل کی علم دوستی، نیک طینتی وسیع ظرفی، عوام کی خیرخواہی اور کشادہ دلی کا تذکرہ فرمایا۔

رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمان طاہر نے عالم اسلام کے لئے سعودی حکومت کی خدمات اور ہر کڑے وقت میں ان کے ساتھ تعاون کو سراہتے ہوئے طلبہ جامعہ سلفیہ کو پند و نصائح فرمائیں کہ آپ علم میں رسوخ اس طرح حاصل کریں تاکہ مغربی تہذیب کے غلبے کو، مغلوبیت کا شکار کر سکیں۔

رانا محمد افضل ایم پی اے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جب بھی جامعہ سلفیہ آیا کچھ نہ کچھ ضرور سیکھ کر گیا جس طرح آپ لوگوں کی اس مدرسہ میں تربیت ہو رہی ہے آپ ہمارے لئے قوم کے لئے ایک کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جس کے لئے آپ کو کوشش کرنی چاہئے۔

پروگرام سامعین اور طلبہ جامعہ نے بڑی دلچسپی سے سماعت کیا اور تاریخ سعودیہ اور علمی نکات سے مستفید ہوئے۔ پروگرام شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعزیز علوی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔